



# تاج توقیت

۱۳۲۰ھ




از اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ



ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

اسلامی جمہوریۂ پاکستان



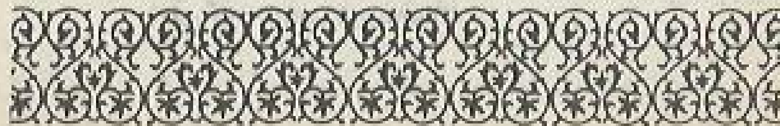
# تاج توقیت

۱۳۲۰ھ

از اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان



| | |
|---|---|
| نام | ---------- تاج توقیت (۱۳۲۰ھ) |
| تحقیق | ---------- امام احمد رضا خان محدث بریلوی |
| سن اشاعت | ---------- ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء |
| صفحات | ---------- ۲۰ |
| نگران طباعت | ---------- اقبال احمد اختر القادری |
| ہدیہ | ---------- ۵/- روپیہ |
| ناشر | ---------- ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان |

○

تقسیم کار

المختار پبلی کیشنز

○ ---- ۲۵، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر کراچی۔ ۷۴۴۰۰

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۸۹، فون ۷۷۲۷۳۱۹، ۷۷۲۵۱۵۰

○ ---- ۲۴، ہاڈی، اسٹریٹ نمبر ۳۸، سیکٹر ایف۔ ۶/۱

اسلام آباد ۴۴۰۰۰۔ فون ۸۲۵۵۸۷





# عرض ناشر

امام احمد رضا خاں حنفی قادری برکاتی محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) قدس اللہ سرہ العزیز اپنے زمانے کے تمام ہی علوم نقلیہ و عقلیہ پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ آپ نے جہاں فتاویٰ رضویہ کی ۱۲ ضخیم جلدوں کے ساتھ ڈھائی سو (۲۵۰) سے زیادہ چھوٹے بڑے رسائل اور حواشی علم فقہ میں تحریر فرمائے ہیں وہیں علوم عقلیہ مثلاً علم ہیئت، نجوم، فلکیات، تقویم، توقیت، زیجات، ارضیات، ریاضیات، تجربات، حیوانیات، جفر، تکسیر، جیومیٹری، الجبراء، ارثماطیقی، لوگارثم، وغیرہ وغیرہ پر بھی ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے بھی زیادہ قلمی نگارشات فتاویٰ، رسائل و کتب کی شکل میں یادگار چھوڑی ہیں۔ امام احمد رضا نے یہ رسائل اردو، فارسی اور عربی تینوں زبان میں تحریر فرمائے ہیں۔ بعض رسائل و کتب کی ضخامت سو سو صفحات سے بھی زیادہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے جہاں علوم اسلامیہ، عقلیہ، نقلیہ پر سینکڑوں کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں وہیں محشی کی حیثیت سے بھی مختلف علوم و فنون کی عربی، فارسی زبان کی کتب پر گرانقدر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ علوم عقلیہ کی جن کتب پر حواشی تحریر فرماتے ہیں ان میں حاشیہ برجندی، حاشیہ زیج بہادر خانی، حاشیہ جامع بہادر خانی، حاشیہ جامع الافکار، حاشیہ خزانتہ العلوم، حاشیہ درالمکنون، حاشیہ اصول ہندسہ، حاشیہ چغمنی بہت جامع اور اہم ہیں۔ امام احمد رضا کی علوم عقلیہ کی بیشتر نگارشات زیور طبع سے مزین نہ ہو سکیں اور اگر امام موصوف کی سائنسی علوم پر مشتمل کتب اور حواشی شائع ہو جائیں تو دنیا ایک عظیم سائنسداں کی فکر سے متعارف ہو سکے گی۔ اس تعارف سے قبل دو کاموں کی اہم ضرورت ہے اول یہ کہ ان کتب اور حواشی کو جدید انداز میں ترجمہ کرکے انگریزی زبان میں شائع کیا جائے، دوم ان کی اشاعت اور ترجمہ کے لئے اہل ثروت حضرات فیاضی کا مظاہرہ کریں ورنہ مزید وقت گزرنے کے بعد ان رسائل کو پڑھنے سمجھنے والے مشکل ہی سے میسر آسکیں گے۔ اور شاید یہ قیمتی نگارشات بھی استداد زمانہ کے ہاتھوں سمندروں اور دریاؤں کی لہروں کے سپرد ہو جائیں۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (پاکستان) کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ امام موصوف کے ان بیش بہا قیمتی علمی جواہرات کو منظر عام پر لایا جائے جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکے اور ساتھ ہی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان نایاب رسائل کو جدید انداز میں از سر نو ترتیب دے کر اس طرح طبع کر دیا جائے کہ پڑھنے والے بھرپور طریقے سے استفادہ کر سکیں۔ افسوس یہ ہے کہ علوم عقلیہ کے رسائل کو سمجھنے اور ترجمہ کرنے والے اسکالرز ابھی تک اس طرف

متوجہ نہیں ہوئے جو ان رسائل کو از سر نو ترتیب دیں اس لئے ادارہ ھذا نے فیصلہ کیا کہ ان رسائل کے عکس کو اسی حالت میں شائع کر دیا جائے تاکہ یہ مکمل ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائیں۔ ممکن ہے کہ یہ رسائل اس طرح شائع ہونے کے بعد علم و فن کے قدردانوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائیں اور وہ اس کی اہمیت کے پیش نظر اس پر اس تحقیق و تدقیق کے کام کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آئندہ نسلوں کو منتقل کر سکیں۔

ادارہ ھذا کی لائبریری میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے سو سے زیادہ مخطوطات کا عکس محفوظ ہے اور ہم ایک ایک کر کے مخطوطہ کا عکس شائع کر رہے ہیں تاکہ یہ اہل علم و فن تک پہنچ سکے۔ اس سال شائع ہونے والے مخطوطات کے عکس اور قلمیں حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے ادارہ ھذا کے صدر نشین صاحبزادہ وجاہت رسول قادری ابن مولانا وزارت رسول قادری حامدی ابن مولانا علامہ مفتی ہدایت رسول قادری رضوی لکھنوی خلیفہ اعلیٰ حضرت کو ۳ سال قبل دی تھیں جو بحمد اللہ ادارہ اس سال ۱۹۹۶ء کی امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر شائع کر رہا ہے۔ ادارہ اس قیمتی سرمایہ کے لئے علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہے۔

رسالہ کا عنوان ہے :

**تاج توقیت :** یہ رسالہ فارسی زبان میں ۱۳۲۰ھ میں علم توقیت سے متعلق لکھا گیا تھا۔ اس رسالے میں اوقات صلاۃ کے ساتھ ساتھ سحر و افطار کے اوقات نکالنے کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل باب اول مقدمات پر مشتمل ہے' باب دوم موامرت ذبیحہ اور باب سوم موامرات جدیدۃ اور پھر خاتمہ اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ افسوس کے یہ رسالہ پورا حاصل نہ ہو سکا اس کے صرف ۱۳ صفحات ہی حاصل ہوئے ہیں۔ اس رسالے کو مولوی مرزا نواب صاحب نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔

ادارہ ان تمام ذی علم اور قدردان فن حضرات سے جن کو اس رسالہ کے مطالعہ کا موقعہ ملے' درخواست گذار ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد زیر نظر رسالے کی خصوصیات اور اس کی اہمیت سے متعلق کوئی مقالہ یا تاثر ضرور تحریر فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں اور اگر کوئی صاحب فن اس کی جدید ترتیب' ایڈیٹنگ اور اس کا انگریزی/اردو ترجمہ کرنے کے لئے تیار ہوں تو ادارہ بخوشی اس کی اشاعت و طباعت میں تعاون کرے گا۔

ادارہ



نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تاج توقیت فی سنۃ ۲ صفر ۱۳۲

الحمد للہ الذی جعل الصلاۃ کتابا موقوتا علی المومنین۔ و افضل الصلاۃ و اکمل السلام علی من فرض الخمس و بین اوقاتہا بالبیان المبین۔ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و علی آلہ و صحبہ المحافظین علی میقاتہ المتبین۔ کل وقت و آن۔ و حین و زمان۔ من اول الایام الی یوم الدین۔ اما بعد فقیر قادری احمد رضا بریلوی غفرلہ ربہ القوی چون اہل زمان را دید کہ از علم شریف توقیت عاری اند و در بیان اوقات صلوات و سحور و افطار بہ تیہ حیرت سائرو ساری باز بکمال جہل جہل خود را علم دانند و کورانہ درین معرکہ استرد و انند و مصداق فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا شوند و خود از جہلہ چہ گلہ کہ آنانکہ علما خواندہ شوند نیز ہمین راہ جرات رانند بارے از اوقات صلاۃ بحث آنہا کمتر باشد فاما در رمضان ہر عالمے و جاہلے از اصحاب اخبار و جنتری ہا جدولے بفہم باطل خویش تیار شدہ و بملک اشاعت کنند و دیا اغوا و اضلال زندگاہ صائمان را بیش از صبح بہ شصت دقیقہ و بیشتر از ان منع از سحور کردہ زدو ست کنند و گاہ چند دقیقہ پیشتر از غروب حکم افطار دادہ روزہا برہم زنند مبلغ علم آنہا ہمین جداول مولوی مسیح الدین خان کاکوری است کہ اعتماد بران این ناواقفان را مشعل راہ کورانہ روی ست آن مرحوم خود ازین فن چیزے ہم نہ دانست

منتهای علمش همین تعدیل النهار بلاد بملاحظه عرض بر آوردن و بران حکم
طلوع و غروب و صبح بنا کردن است حالانکه ع هزار نکته باریکتر ز مو اینجاست که
پس حفظ دین و صیانت مسلمین را که درین باب مختصری بر نگارم و حق
ناصح بر روی کار آرم که این امر مهم عظیم از اهم مهم الی الغایه است تا آنکه امام
ابن حجر مکی در کتاب الزواجر تصریح فرمود که این علم از فروض کفایه است پس
طرح این اوراق انداختم و او را بنام تاریخی تاج توقیت موسوم ساختم و بر سه
باب بخشیدم باب اول در مقدمات دوم در موامرات زیجیه سوم در موامرات
جدیده خاتمه در فوائد عدیده و ما توفیقی الا بالله علیه توکلت و الیه انیب و صلی الله
تعالی علی سیدنا محمد و آله وصحبه الی یوم یقرب الیه اقرب تقریب آمین والحمد
لله رب العلمین

## الباب الاول فی المقدمات

**مقدمه اولی** در نهار شرعی و عرفی و نجومی - در شرع نهار عبارت است
از طلوع صبح صادق تا غیبت کل قرص شمس و اختفاء او بحجاب حدبه زمین و در
عرف از ظهور اولین حاجب شمس تا غیبت کل قرص و در هیأت از انطباق مرکز
شمس بدائره افق حقیقی در شرق تا انطباق او بران در غرب پس نهار شرعی
اطول است از عرفی بمقدار صبح صادق اعنی مدتے که از طلوع صبح تا طلوع شمس است و
نهار عرفی اطول است از نجومی بمدتے که باین ظهور اول حاجب شمس تا انطباق مرکز
بدائرۂ افق حقیقی است در شرق و از زوال مرکز شمس ازان دائره تا اختفاء
کل قرص او در غرب - طلوع و غروب که در انتهای وقت فجر و ابتدای وقت مغرب
و افطار صوم در شرع معتبر است همین طلوع و غروب حاجبی و قرصی است که طرفین

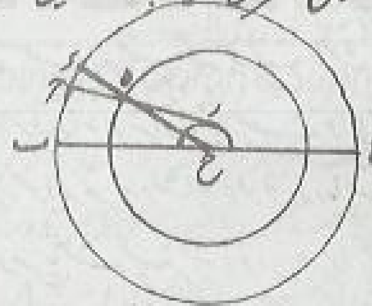


نهار عرفی است با طلوع و غروب نجومی کار نیست و تعدیل النهار که در زیجات ثبت
است بازای اجزای فلک البروج است و تقویم شمس      هر گیرند پس طلوع و غروب
بزیادت دقائق تعدیل النهار که شش ساعت یا نقص او ازانها بیاشد
نگر طلوع و غروب مرکزی است که نجومی گشته نه قرصی که شرعی و عرفی است ازینجا
روشن شد خطای      بحساب تعدیلات النهار جداول طلوع و غروب
راست کرده اند که اگر خود اینجا اختلافے دگر نبودی نیم قطر شمس تغلیط او را
کفایت نمودی چه جای آنکه اختلافها دارد در مقدار نهار      دارد در تغییر
ذات از جهت تعدیل الایام      چنانکه می آید انشاء الله تعالی

**مقدمه ثانیه در انکسار شعاع** بدانکه چون ملائی که شعاع در ان گذرد در
غلظت و رقت مختلف باشد چنانکه از روے زمین تا آسمان که تا عالم نسیم اختلاط
غبار و دخان و بخار و غیرها غلیظ است و بعد ازان رقیق و شعاع عمودانه نگذرد
چنانکه بر محاذات سمت الراس بلکه منحرف باشد آنگاه در اشعه انکسار
پیدا می شود که شئے مرئی را بالا تر ازان که هست وا می نماید چنانکه در علم مناظر مبرهن
شده است و هرکه خواهد تجربه و مشاهده تواند دریافت در کاسه خالی چیزی
گران درمیان نه و بر پا شو بیشتر میرو و آن چیز را نگاه میکن تا آنکه کرانهای
کاسه او را از نگاه پوشد آنگاه کسے را گو که در کاسه آب آهسته اندازد
باشد که آن شئے متحرک نشود ناگاه بینی که همان چیز که از نگاه مخفی و در حجاب
کنارهای کاسه بود بے آنکه او بالا آید یا تو بیشتر روی پدید آرد و پیش نظر آشکار
شد سببش همان که ملای آب از ملای هوا غلیظ تر است چون شعاع بصر ازین
دو ملای مختلف گزار کرد منکسر شد بان شئے محجوب رسید و از ورای حجاب

مرئی گردید ازین مر آفتاب در غروب بعد ازان که تمامہ قرصش زیر افق میرود تا چند دقیقہ مرئی میماند و در طلوع پیش ازان که چیزی ازو بالای افق آید چند دقیقہ پیشتر مبصر میشود پس بنا برعرفی از نجومی بیشتر باشد و شب نجومی کمتر - این انکسار هنگام بودن کوکب بر سمت الراس که شعاع عمودی می آید معدوم میشود و در غیر آن وقت هر چند بسمت الراس نزدیکتر بود انکسار کمتر باشد و هر چند بافق سی و سه دقیقہ بتجربہ بهادر یافته اند و نزد بعضی ازین هم بیشتر تا لا مرئی فاما مشهور و معمول جمهور همین لم است -

مقدمہ سوم در اختلاف المنظر ارتفاع شمس باعتبار مرکز عالم گرفته میشود که تقریبا مرکز زمین ست اگر ناظر بر مرکز زمین بودے قطع نظر از انکسار ارتفاع شمس او را بر قدر حقیقت نمودی فاما ناظران بر روی زمین اند ازین اختلاف جای نظر ارتفاع مرئی از حقیقی کمتر می نماید چنانکه ازین شکل هویداست —



اب فلک البروج ست و ز موضع ناظر بر روی زمین و ح مرکز او و ه موضع شمس در آسمان خودش و اب افق از مرکز زمین خط ح ه و بر مرکز شمس گذشته بنقطه و منتهی شد پس و ب قوس ارتفاع حقیقی خورشید ست و از موضع نظر ناظر خط ز و ح بمرکز شمس گذشته بنقطه ا ج انتها یافت پس ارتفاع مرئی همین قوس ح ب ست بقدر و ح از ارتفاع کم از واقع بنظر آید این معنی



در قمر از همه کواکب بیشتر ست و در عطارد ازان کمتر و در زهره از عطارد کم دارد در شمس در غایة قلت ست با آنکه اختلاف افق که اکبر اختلافات بود در زیجات جدیده همین بقدر نه ثانیہ گفته اند اختلاف نیز در رنگ انکسار بر سمت الراس معدوم بود و در نزول ترقی یافته بر افق بغایت زیادت رسد باز بالای شمس مریخ و سائر سیارات و ثوابت را هیچ اختلاف المنظر نمانده است زیرا که قطر زمین پیش پیش افلاک آنها از شدت بعد قدر نقطه می نماید پس هر دو خط ز ح ه گویا از نقطه واحده بر آمده بمرکز شمس رسیده اند پس یکی بر دیگری منطبق بناشد و هیچ زاویه در نظر پیدا نشود -

مقدمہ چهارم در انحطاط طلوع و غروب شرعیین جزء مقوم شمس هنگام طلوع یا غروب را نصف قطر که بازای هر درجه د رجه دل می تهیم ان شاء الله تعالی سی و دو دقیقہ و پنجاه و یک ثانیہ بر آن فزایند انحطاط وقت باشد چون زیرا که دانسته شد که اینجا کار بحاجب و قرص شمس ست نه بمرکز پس واجب ست که هنگام آغاز رویت در شرق یا انتهای او در غرب بمرکز شمس تا زیر دائره افق حقیقی باشد نه منطبق بران باز انکسار حاجب شمس را بلند تر میکند ازان که است و بر عکس آن اختلاف المنظر پست تر چنانکه دانستی و آن قدر و این در شمس ده ثانیہ ست لاجرم تفاوت معدل تفریق این ازان لب تا باشد یعنی چون اولین حاجب شمس در جانب شرق باینقدر پست تر هبت از افق باشد حاجب از حجاب بدر آید و مرکز خود ازین حاجب بقدر نیم قطر پست تر ست پس انحطاط مرکز هنگام طلوع بقدر نصف قطر شمس مع لب تا باشد و هو المطلوب و قس علیه حال الغروب تنبیه اول این تفاوت

وغروب شرعی و نجومی کر مساوی نشاناشی شده انکسار واختلاف دین قطر و با او را اختصار داد و تغلیب الاکبر مقدار انکسار نامیم مختلف میشود هم باختلاف درجات تقویم و هم باختلاف عرض البلد زیرا که نیم قطر باختلاف اوج و حضیض مختلف میشود و نیز طوالع و مطالع بکمی و بیشی اختلاف یابد و با زدیاد عرض تفاوت مطالع و طوالع ترقی پذیرد تا آنکه بر تمام میل کلی دو شش برج را مطلع یک آن واحد ماند و شش دیگر را اقامه دوره، و با محاسبه نموده ایم که انکسار راس جدی و میزان در خط استوا سه و چهارم دقیقه است و انکسار راس جدی و سرطان را سه و نیم تفاوت درجات قدر ربع دقیقه و در بین حمل و میزان را چار دقیقه یک ربع کم و جدی و سرطان را قریب چار دقیقه و یک ربع. تفاوت درجات نزدیک نیم دقیقه و در عرض ۴۶ حمل و میزان را بیش از شش دقیقه و جدی را بیش از نیم ساعت و راس السرطان را خود آنجا طلوع و غروب نیست که بوجه انکسار دائم الظهور است و در عرف تسعین که آفتاب را ظهور و خفای بحرکت معدل نیست جز بحرکت خاصه خود طلوع نجومیش خاص وقت تحویل حمل باشد و غروب نجومیش خاص وقت تحویل میزان و در اواخر حوت چون میل به ۴۹ رسد طلوع شرعی کند و این نزدیک ختم ۲۶ از حوت است و در اوائل میزان تا میل به ۴۶ نرسد غروب شرعی نشود و این نزدیک به آغاز ۲۶ میزان است پس مدت انکسار حمل و میزان که در خط استوا سه دقیقه و در عرض ۴۶ هشت دقیقه بود و در عرض تسعین به دو شبانه روز کامل رسد و آنجا غیر این دو چیز طلوع و غروب اصلا نباشد انکسار از کجا آید۔

## مقدمه پنجم در غایة الارتفاع و الانحطاط

اقول این غایات بحسب تقویم وقت مفروض گرفته میشود یعنی چون شمس بر فلان جزء باشد روز فلانی



ارتفاعش وقت نصف النهار یا انحطاطش وقت نصف اللیل چه بود و غایت کبرای ارتفاع و انحطاط و انخفاض علی الاطلاق مراد نیست که در خط استوا نقطتین اعتدال و در بلادی که عرض آنجا کمتر از میل کلی است هر دو نقطه که میل آنجا مساوی عرض بلد باشد و در غیر اینها هر دو انقلابین را بود و بس و طریق افزایش آنست که میل جزء وقت مطلوب را در اجزای موافق الجهة از تمام عرض بلد کاهند و در مخالف الجهة افزایند غایت الانحطاط شود و چون عکس کنند اعنی در موافقة افزایند و در مخالفة کاهند غایة الارتفاع شود و هر دو جا اگر در افزودن از نود بالا رود تمامش تا نود گیرند **اختلافات لوقوع**

اقول (۱) اگر جزء را میل نباشد نیست تمام عرض البلد خود هر دو غایت بود (۲) اگر بلد را عرض نیست تمام المیل هر دو غایت بود (۳) اگر جزء را میل است و نه بلد را عرض هر دو غایت ربع دور بود **فائده** در آفاق ذوات العروض که عرض آنجا بیشتر از میل کلی نباشد اگر مساوی میل کلی است بر انقلاب موافق الجهة ارتفاع و بر انقلاب مخالف الجهة انحطاط نود درجه باشد و اگر از آن نیز کم است چهار نقطه که میل مساوی عرض دارد دو موافق الجهة را غایة الارتفاع و دو دیگر را غایة الانحطاط نود بود و فاما در جمله مذکورات سایه اصلی منعدم نشود بر خلاف آنکه مشهور است چنانکه بیانش می آید ان شاء الله تعالی **فائده** در بلادی ~~که عرض آنجا بیش از میل کلی نیست~~ اگر مساوی میل کلی است اجزای مخالفة الجهة را غایة الارتفاع و بلکه اصلا ارتفاع و مخالفة الجهة را غایة الانخفاض و بلکه اصلا انحطاط نباشد و اگر از آن هم کم است

## مقدمه ششم در انحطاط صبح صادق و شفق ۶

[illegible]

اقوال اینجا انکسار را دخل نیست زیراکه آنچه مرئی است یعنی بیاض صبح و شفق
ارتفاع او گرفته نمیشود نه با و غرضی متعلق و آنچه ارتفاع و انحطاط انخفاض او می
گیریم یعنی شمس او درین وقت بر بعدیست که زنهار هیچ انکسار مرئی نتوان
شد پس بعض موقتین زمان که در مواقیت طلوع صبح معتد دانسته آورند بوجه قلت
تفاوت و نیز از آن رو که محتاط خود بیش از طلوع فجر ترک طعام خواهد کرد اینجا
انکسار را ملحوظ نداشتیم محض نداری همین است سخن اینجا آن قدر است که صحاح
کردند و آغاز بیاض معترض در شرق و انتهایش در غرب مجاسبات نمودند
مرکز شمس یح منحط یافتند پس تحریر حکم نمودند که این دو را انخفاض این است
انکسار را اینجا چه مدخل است **فائده** گاه باشد که شفق با صبح متصل شود یعنی
وقت زوال بیاض شفق از غرب معا بیاض صبح از شرق تابد و گاه باشد
که صبح و شفق مختلط شود یعنی هنوز رست شفق باقی است که هم صبح دمید درین
چنین لیالی وقت عشا مفقود باشد و همچنین شبها را اصل برای ادراک وقت شفق
یا صبح شناسد باید کرد که فصول وده قائل است **اقول** و طریق استعلام این معنی آن است
[illegible]
که در اجزای موافقة المیل لجهة العرض یح برمیل فزوده تمامش تا مه گیرند این مقدار
عرض را درین اجزا و درانچه ما بین اینهاست که میل آنها از میل یه ام بیشتر است
شبها شد مثلا راس الثور را در راس السنبله المیل تا اط است + یح = الط
الط تمامه نه لا پس در عرض ٥ ... ۱ ۳۱ شمالی از راس الثور
تا راس السنبله چهار برج کامل را عشا نبود در راس السرطان را میل کج ک + یح =

---

[illegible]
[illegible] = [illegible] بعد اقل + ۰۸ = ۲ [illegible] = [illegible]
[illegible] نصف اول = ٩ [illegible]



ما الا تمام یح لح و درین عرض شمالی را راس السرطان را عشا نبود و این اول
عرضی است که در وی عشا معدوم شود راس الجوزا و راس الاسد را میل [illegible] کا
+ یح = [illegible] تمامه تا که باین عرض شمالی از راس الجوزا تا راس الاسد دو ماه
کامل عشا نباید فور اجزای مخالفة الجهة تا میل با نقد برسد که با تمام عرض جمع شده
از یح بیشتر شود آن اجزا را [illegible] فوق آنها را در هر دو جانب که میل آنها از یح
هم کمتر است عشا نبود پس اینجا میل را از یح کاهند و باقی را تمام گیرند این عرض
عرض انتفای عشا باین اجزا دائم قبا یود مثلا آخر حوت و اول میزان را میل صفر
است پس در عرض عج اینها را عشا نبود و این اول عرضی است که در وی
اجزای جنوبیه هم از عشا تهی مانند اگر گرفت راس العقرب و راس الحوت را
میل تا الط - یح = کا تمامه مح الط باین عرض شمالی از راس الحوت
برتوالی هشت برج شمالی را فرا گرفته تا راس العقرب که هشت برج شده
عشا نباشد آغاز دهم دلو و ختم بیستم عقرب را میل یح - یح = . تمامش
صه پس بعرض تسعین شمالی از دهم دلو برتوالی آمده تا انتها چیک بست

---

حد١٠

نصف اول
٩١٩٩١٢١٨٣
نصف دوم
٩١٧٩٢١١٥٥
قاطع عرض
١٢٣٠٧٨٨٣٥
قاطع میل
٠١٠٠٨٦٨١٦
محمد

---

١٠٦٠٠٠٠٠٢٠

[illegible]

دیگ عقرب که همگی هشت برج و چهل و دو درجه گویا نه برج و دوازده
درجه شده عشا نبود و در تمام سال از بیست و دوم عقرب تا ختم نهم لوکه
دو برج و بیست و درجست تنها وقت عشا و ظلمت صرف است و از سوم درجه میزان
تا ۲۱ عقرب وقت مغرب و از دهم دلو تا ۲۸ حوت و ۴۴ درجه وقت صبح و از شروع
۲۹ حوت تا ختم دوم میزان ۶ برج و ۴ درجه تمام مدت یک نهار است و گر
عروض تسعین جنوبی مقادیر همچنان باشند اما درجات و بروج متغیر گردد کما لا یخفی

**مقدمه هفتم فی الزوال** عبارتست از سایهٔ شئی وقت نصف النهار
حقیقی و او را سایهٔ اصلی هم نامند و او اقل مقادیر سایهٔ شئی باشد دران مقام دران
روز زیرا که سایه هنگام طلوع شمس در نهایت کثرت بود کما قال تعالی الم تر الی
ربک کیف مد الظل و لو شاء لجعلنه ساکنا و آفتاب هر چند بالا تر
آید سایه کاستن گیرد کما قال تعالی ثم جعلنا الشمس علیه دلیلا ثم قبضنه الینا
قبضا یسیرا چون آفتاب که بر غایة الارتفاع یعنی دائرهٔ نصف النهار رسد سایه
در غایت انتقاص باشد و باشد که اصلا منعدم گردد باز چون شمس از زوال نیز بر دساة
از دیاد گیرد تا آنکه وقت غروب هم بقدر وقت طلوع رسد پس مقدار سایه که شروع
ظهر و باب جمعه و دخول عصر را همچون معیار نهاده است مقدار ارتفاع شمس و ازان
بو امره که آتیه قدر وقت بعد نصف النهار توان دریافت و اینجا دو سخن دانستن ضروریست
یکے آنکه سایه از کناره اعلای شمس پیدا می‌شود اقول وجهش آنکه از اشراق شئی
و چیزی بودن چیزے در حجاب کشف ازان مع احاطه هوای مستضی ازان پیدا میشود مثلا
چون دیواری قائم بود و آفتاب طلوع باشد جسم دیوار بعض زمین را که بر خلاف جهت
شمس هست از ضیای آفتاب پوشد اگر قدم هوا که بنور آفتاب مستنیر شده است

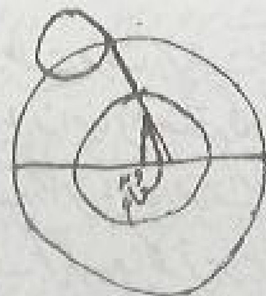


در میان نبودی خلف جدار ظلمت صرف همچو ظلمت شب دیجور بودی فاما هوای
مستضی با شمس موجود در مقابل لهذا ضیای ضعیف تیرگی مائل پیدا میشود و همون نست
مسمے بسایهٔ آفتاب هر چند در آفق قرب باشد احتجاب اشیا بآن دیوار بیشتر بود و
بود لو هر چند بالا تر آید احتجاب کمی گراید چنانکه تو بر زمین پس دیوار باشی و رای
جدار هر چه بهت است تا اینکه چون بالا رسی چیزهای محتجب مقابل شود و هکذا و
پیداست که در اشراق و اضاءت وسط شمس و اطراف او یکسان نست پس در
ارتفاع که بعض اشیا از مرکز شمس در حجاب ست و مر طرف اعلای او را مقابل
لاجرم آنجا سایه نباشد بلکه نور بود پس در حدوث سایه ارتفاع طرف اعلای
شمس را اعتبار ست اشارت این معنی را شکل وتد رسم کنیم

شکل وتد

ح ح ز ز و ه

وه وتد قائم ست بر سطح افق ح ح شعاع واصل از مرکز شمس ا ه ر که خط ر و
ز و در حجاب ست و شعاع واصل از طرف اعلای شمس ب ه و که ازان خط قد ر و
را روشن کرده همین ر و در حجاب ماند پس ظاهر شد که در ظل ارتفاع صاحب اعلی را
اعتبار باید کرد نه مرکز را و در غایة الارتفاع ارتفاع مرکز حاصل میشود که میل باعتبار
همان ملحوظ ست نه باعتبار طرف پس تفصیل فی الزوال را
بر ان غایة الارتفاع افزائیم تا غایة الارتفاع حاجبی بدست آید اگر
بر کرسی عمل کنند غلط باشد — دوم معتبر ارتفاع مرئی ست زیرا که اشعه منکسر شده
بقدری از محجوب میرسد و او را روشن کرده سایه را میکاهد چنانکه ازین شکل پیداست



وقلت ظل از بیشی ارتفاع ست پس اگر بارتفاع حقیقی سایه گیرند خطا باشد و ارتفاع
که بنحو اثر آتیه و اضافهٔ نصف قطر حاصل شد همان ارتفاع حقیقی حاجبی بود پس واجب
آمد او را به ارتفاع مرئی رد نمودن تا سایه صحیح حاصل شود تنبیه تواند که بخاطر ناظر
خلد که این انصاف اقطار که در جدول نهاده ایم بازای هر درجه مختلف ست و شمس
هر قدر از زمین دورتر رود این مقدار خردتر میشود و هرچند بزمین نزدیکتر آید
بزرگتر میشود پس این قطر خود مرئی باشد نه حقیقی زیرا که حقیقی متبدل نشود و بهرحال
یکسان ماند چون امر چنین ست پس ارتفاع حقیقی گذشته بدست آورده اولا
او را باید بارتفاع مرئی رد کردن بعده بران نیم قطر مرئی افزودن تا ارتفاع مرئی حاجبی شود
اقول این اشتباه از اطلاق لفظ مرئی بران نیم قطر افتاد آنجا نیم مرئی بمعنی باین معنی نیست
که در حقیقت نسبت قطر شمس به قطر محل خودش یکسان بماند و بار تفاوت بنظر می
آید چنانکه در ارتفاع مرئی واقع و حقیقت بر خلاف آن ست بلکه حقیقة به تبدل محل
نسبت متبدل میشود و حقیقی که یکسان ماندنش ضروری ست در قدر کتب خود ست
نه نسبت باشیای مختلفه بلکه یکسان ماندنش خود موجب اختلاف نسبت باشیای
مختلفه است بیانش آنکه دائره که شمس بران در حضیض ست اصغر ست از دائره
که بران در اوج ست و هر دو دائره بر ۳۶۰ درجه منقسم ست و چون صغیر و کبیر



دو مقدار مختلف را بر تعداد واحد تقسیم دهند حصص کبیر اکبر در مقدار رسد
از حصص صغیر پس شمس که جرم واحد غیر متغیر ست واجب است که در اوج
مقدار کم گیرد از دقائق دائره کلو کها کبیرة و در انحضیض گیرد در حضیض کلو نها صغیرة
آنچنانکه گوی سے که در درجه صغیر جزئی نهی که مثلا یک ربع ساعت او را فرا
گیرند گویند گوی بقدر ربع درجه ست و چون در درجه کلان نهند همین ثمنش را
فرا گیرد گویند گوی بر ثمن درجه ست پس واجب آمد که باعتبار دقائق مقدار
بواقع مختلف شدن و این اختلاف نسبت ست نه اختلاف مقدار و ازینجا
ظاهر شد سرّ آن که علمای هیئات نصف قطر مرئی را به دقائق و ثوانی تعبیر کرده
اند و چون بتقدیر حقیقی رسیدند بدقائق تعبیر راست نیامد زیرا که فلک منسوب
الیه دائما بتغیر صعود و نزول متغیر میشود لاجرم بتقدیر نقطر ارض گرائیدند که قطر حقیقی
شمس پنج و نیم مثل قطر ارض ست بالجمله این اقطار مرئیه که بجدول نهاده ایم
همان قطر حقیقی غیر مختلف ست پس واجب بود اولا او را بر ارتفاع مرکزی حقیقی
افزودن باز جمله را بمرئی رد کردن این فائده یاد داشتنی ست که بسیاری را برو
اطلاع نیست مقدمه ششم در ارتفاع الظهرین اقول چون فئ الزوال بدست
آوردیم حسب حاجت مثل و مثلین یک یا دو مرفوع بران افزائیم زیرا که شئ
را اینجا مرفوع گرفته اند این ظل که حاصل شد قوس او قوس ارتفاع حاجبی مرئی وقت
مطلوب باشد زیرا که دانسته که سایه معروف همین ارتفاع ست و در صورة
آتیه کار به ارتفاع مرکزی حقیقی ست چنانکه بر واقف بر بیان هندسی آن

* از این روست که در طلوع و غروب [illegible] دقائق انکسار معدل همین دقائق مختلفه هم [illegible]
گرفته ایم [illegible]

مواضع پوشیده نیست پس واجب شد آن قوس ارتفاع مرئی را بار تحقیق
رد کردن نیم قطر آن وقت کاستن تا ارتفاع حقیقی مرکزی وقت مطلوب بہم رسد
پس مواضع او داشتن ارتفاع شمس ہنگام بلوغ ظل بیک یا دو مثل چنان شد
که اولا داشتن فے الزوال را وقت عصر بتخمین دانند و در بہت ساعت درجه معدّه
زده از درجه مفروضه وقت کاہند که تقویم نصف النہار روز حاضر بتخمین برآید پس
بقواعد مذکوره بالا غایة الارتفاع آن تقویم برآرند و اگر دانند که آن جزء مقوم عدیم المیل
نخواہد بود کما ہو الاکثر پس بے حاجت داشتن بہت استخراج تقویم اگر خواہند
بساعات وقت تخمینی میل بذریعه المنک چنانکه بباید برآرند که آسان است
بہر کیف چون غایة الارتفاع برآورده شد نصف قطر شمس برایں تخمین نصف النہار را بر آن
افزایند که غایة الارتفاع حاجبی شود و تماسش گیرند که بعد سمتی حاجبی حقیقی بود بذریعه
جداول مرتبه فقیر بعد مرئی تحویلش کنند که بعد سمتی مرئی حاجبی وقت انتہا ربود ظل
اولش گیرند که فے الزوال است یک یا دو مثل بران افزایند و ہمدران جداول معکوس کنند
که بعد سمتی مرئی حاجبی وقت مطلوب بود و بعد حقیقی از جداول مذکوره تحویل دہند و نصف
قطر شمس بتقویم وقت مطلوب بران افزوده افزایند که بعد سمتی مرکزی حقیقی وقت
مطلوب باشد تماسش گیرند که ارتفاع حقیقی مرکزی وقت مطلوب ست

**اختلافات الوقوع اقول** (۱) اگر غایة الارتفاع حقیقی تقویم نصف
النہار صفر بود و مواضع وقوعش بالا گفته ایم اینجا خود نیم قطر بعد سمتی حقیقی حاجبی باشد
بمرئی محول کنند و ظل گیرند و از ینجا واضح شد که غایة الارتفاع حقیقی ظل را منعدم نکند

---

و برای اواخر میل از جداول مرتبه ما کنند ۱۲ م



که ہنوز فضل نیم قطر باقی ست (۲) اگر غایة الارتفاع بعد اضافه نیم قطر صفر شود و
این به بقاعی آید که بیش از ۲۳ ح عرض ندارد و بالتحقیق در شمال بیش از ۲۳ ح
[illegible] ند و در جنوب بیش از ۲۳ ح ل عرض نباشد البته این وقت ظل اصل
منعدم بود و حاجب بتحویل مرئی نیز نماند که برایں ارتفاع قدر حقیقی و مرئی یکیست
پس ظل وقت مثل اول را ہمیں یک مرفوع باشد و قوس ارتفاع مرئی حاجبی
وقت مطلوب [illegible] ند ما و ارتفاع حقیقی حاجبی [illegible] ح لہ بر در تقدیر نیم
قطر از ان کاہند که ارتفاع حقیقی مرکزی وقت مطلوب ست (۳) اگر غایة الارتفاع
بعد اضافه نیم قطر از نود بیرون رود و این در بلادی باشد که از ۲۳ ح ب ند نیز عرض
کم دارد ہمچو حضرت مکه معظمه زادها الله تعالی شرفا و کرما آنجا که قدر زیادت بعد
سمتی حقیقی حاجبی باشد بمرئی برده ظل گیرند (۴) اگر غایة الارتفاع صفر باشد
و این در بلادی ست که عرض آنہا کم از ۲۳ ح ل نباشد نیم قطر شمس خود غایة الارتفاع بود
تماسش بعد سمتی حاجبی حقیقی ست۔

سب سے زیادہ تقویت امام احمد رضا اور ان کے معتقدین علماء و
مشائخ اور عوام کے بے لوث اور بھرپور تعاون سے پہنچی ہے
جس کا اعتراف تاریخ پاکستان کے اوراق کرتے ہیں۔"
"امام احمد رضا کی شخصیت روشنی کا ایسا مینار ہے جس نے
اتھاہ تاریکی اور انتہائی مایوسی کے دور میں مسلمانان ہند کی
رہنمائی اپنے علم و عمل کے ذریعے فرمائی۔ پاکستان کا قیام بھی
امام احمد رضا جیسی ہی شخصیات کی قربانیوں کا ثمر ہے۔"
(سید غوث علی شاہ، سابق وزیر اعلیٰ سندھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الحقائق فی الحدائق

المعروف

# شرح حدائق بخشش

جلد دوم

از قلم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر

المختار پبلی کیشنز کراچی